ہیلن کیلر

اِدارہ

پہلی بات

باغ کی اس تصویر میں ایک لڑکی گلاب کے پودے کے پاس کھڑی شاخ پر لگے ہوئے گلاب کو پکڑ کر سونگھ رہی ہے۔ پاس کے درخت پر کچھ پرندے چہچہا رہے ہیں۔ اس منظر کو دیکھ کر چند سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ (۱) کیا پھول کو دیکھے بغیر لڑکی پودے کے پاس آئی ہوگی؟ (۲) گلاب کے پودے میں پھولوں کے ساتھ کانٹے بھی لگے ہیں۔ پھول کو اپنے سے قریب لاتے ہوئے کیا یہ ممکن نہیں کہ کوئی کانٹا اس بچی کو چبھ گیا ہو؟ (۳) جسم کا کون سا عضو پھول کی مہک محسوس کرتا ہے؟ (۴) درخت پر جو پرندے چہچہا رہے ہیں، کیا پھول سونگھتی ہوئی لڑکی ان کی آواز بھی سن رہی ہے؟

ان سوالوں کے جوابات ہمیں اپنے حواسِ خمسہ کی طرف متوجّہ کرتے ہیں یعنی دیکھنا، چھونا، سونگھنا، چکھنا اور سننا۔ ان کے بغیر عام انسان کی زندگی بے حس اور بے مزہ ہو کر رہ جاتی ہے۔ ذیل میں ایک ایسی خاتون کی زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے جس نے بعض حواس سے محروم ہونے کے باوجود ہمت نہیں ہاری اور کسی رکاوٹ کو اپنی ترقی میں حائل نہیں ہونے دیا۔

کیٹ اور آرتھر ایک پیاری سی بچّی کے ماں باپ تھے۔ انھیں اپنی بیٹی سے بہت محبّت تھی۔ ماں سوتے جاگتے بچی کو سینے سے لگائے رہتی۔ بچی جب تقریباً دو سال کی ہوئی تو اچانک بیمار ہوگئی۔ ماں باپ نے بچی کے علاج کے لیے بڑی دوڑ دھوپ کی۔ جب لڑکی صحت یاب ہوئی تو ایک دن نہلاتے ہوئے ماں نے دیکھا کہ آنکھوں پر سے پانی بہنے کے باوجود بچی آنکھیں بند نہیں کرتی اور لوری گانے یا کسی چیز کے بجانے پر بھی وہ آواز کی طرف متوجّہ نہیں ہوتی۔ اب تو ماں باپ دونوں پریشان ہوگئے۔ بچی کو پھر ڈاکٹروں کو بتایا گیا۔ ڈاکٹروں نے اس لڑکی کے اندھی اور بہری ہونے کا اعلان کر دیا اور کہا کہ شاید بڑی ہو کر یہ گونگی بھی ہو جائے۔ بچپن ہی سے اندھی، گونگی اور بہری یہ لڑکی ہیلن کیلر تھی۔

ہیلن کیلر شمالی امریکہ کے شہر ٹس کمبیا میں ۲۷/ جون ۱۸۸۰ء کو پیدا ہوئیں۔ اُن کے اِس عجیب مرض سے والدین بڑے پریشان تھے۔ ہیلن کیلر کو لے کر وہ ڈاکٹر گراہم بیل کے پاس گئے۔ اس زمانے میں وہ بہرے پن کے مرض پر تحقیق کر رہے تھے۔ انھوں نے مشورہ دیا کہ ہیلن کو اینی سَلی وان کے سپرد کریں جو گونگوں کو بولنا سکھانے میں ماہر تھیں۔ والدین نے ایسا ہی کیا۔ اینی نے ہیلن کیلر کو بولنا سکھانے کے لیے کئی انوکھے طریقے اپنائے۔ وہ ہیلن کے ایک ہاتھ پر ٹھنڈا پانی ٹپکاتیں اور دوسری ہتھیلی پر لفظ 'پ-ا-ن-ی' لکھتیں۔ یہ عملی مشق متواتر کی گئی۔ ہیلن کیلر لمسی قوّت سے سمجھنے لگیں کہ ہتھیلی پر جو شے ٹپک رہی ہے اسے پانی کہتے

ہیں۔ سکھانے کے اس طریقے سے ہیلن کیلر نے ایک دن میں تیس الفاظ یاد کر لیے۔ ان طریقوں سے چھے ماہ کی قلیل مدّت میں ہیلن نے چھے سو پچیس الفاظ سیکھ لیے۔

ہیلن کیلر جب دس برس کی ہوئیں تو انھیں اندھوں کے پڑھنے کے طریقے یعنی 'بریل' حروف پر مہارت حاصل ہو چکی تھی اور کسی حد تک بولنا بھی انھوں نے سیکھ لیا تھا۔ چوبیس برس کی عمر میں وہ امریکہ کی پہلی اندھی اور بہری گریجویٹ خاتون تھیں جنھوں نے امتیازی نمبرات کے ساتھ بی.اے. کی سند حاصل کی۔ ہیلن کیلر نے بڑی محنت و مشقت کے ساتھ اپنی تمام معذوریوں پر فتح حاصل کی اور دنیا کی تاریخ میں ایک ممتاز اور غیر معمولی عورت بن گئیں۔

ہیلن کیلر کی ترقی اور عالمی شہرت میں ان کی استانی کا بڑا ہاتھ ہے۔ وہ ہیلن کے ساتھ انچاس برس رہیں۔ انھوں نے اسے لکھنا پڑھنا اور بولنا سکھایا۔ ان تمام صلاحیتوں اور قدرتی نعمتوں سے محروم رہنے کے باوجود ہیلن کیلر مایوسی کا شکار نہیں ہوئیں۔ ان کی استانی اینی نے بھی ہمت نہ ہاری۔ وہ ہیلن کو مسلسل پڑھاتی رہیں یہاں تک کہ وہ بولنا سیکھ گئیں۔ انھوں نے انگریزی کے ساتھ جرمنی، لاطینی، یونانی اور فرانسیسی زبانوں پر اس قدر عبور حاصل کر لیا تھا کہ مختلف ملکوں میں لوگ ان کی تقریریں سن کر تعجّب کرنے لگتے۔ ان زبانوں کے علاوہ ہیلن نے ریاضی، جغرافیہ اور دیگر علوم میں بھی مہارت پیدا کر لی تھی۔

بریل حروف کے سہارے ہیلن نے ٹائپ رائٹر کا استعمال بھی سیکھا۔ اسی کے سہارے وہ دنیا بھر کے لوگوں کو خطوط لکھتیں۔ اپنی تحریروں میں انھوں نے قدرتی مناظر اور اپنے اطراف کے ماحول کو بڑی پُر اثر زبان میں بیان کیا ہے۔ حالانکہ یہ مناظر انھوں نے دیکھے نہیں تھے۔ انھوں نے بریل میں لکھی دنیا کی کئی اہم کتابوں کا مطالعہ کیا اور خود اپنی سوانح حیات بھی لکھی۔ وہ اپنی تحریروں کی وجہ سے اتنی مشہور ہوئیں کہ دنیا کے کئی ملکوں میں ان کی تحریروں کو محفوظ کر لیا گیا۔ انھیں پڑھ کر یقین ہی نہیں ہوتا کہ یہ کسی نابینا مصنّفہ کی لکھی ہوئی تحریریں ہیں۔ اپنی آپ بیتی میں ہیلن کیلر نے ایک جگہ لکھا ہے :

کبھی کبھی میں اپنی سہیلیوں کا امتحان لیتی ہوں، یہ جاننے کے لیے کہ وہ کیا دیکھتی ہیں۔ حال ہی میں میری ایک سہیلی جنگل کی سیر کے بعد واپس لوٹیں۔ میں نے ان سے پوچھا، "آپ نے وہاں کیا کیا دیکھا؟"

"کچھ خاص نہیں،" ان کا جواب تھا۔ سن کر مجھے تعجّب نہیں ہوا کیونکہ میں اس طرح کے جوابوں کی عادی ہو چکی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ جن لوگوں کی آنکھیں ہوتی ہیں، وہ بہت کم دیکھتے ہیں۔

کیا ممکن ہے کہ کوئی جنگل میں گھنٹا بھر گھومے پھرے اور کوئی خاص چیز نہ دیکھے؟ سیکڑوں دلچسپ چیزیں ملتی ہیں جنھیں میں چھوکر پہچان لیتی ہوں۔ میں لمس سے پہچان لیتی ہوں کہ پیڑوں کی چھالیں کیسی ہوتی ہیں۔ مَیں موسمِ بہار میں ٹہنیوں پر نئی کلیاں ڈھونڈتی ہوں۔ مجھے پھول کی پنکھڑیوں کو چھونے اور ان کی بناوٹ کو محسوس کرنے میں بہت خوشی ہوتی ہے۔ مجھے قدرت کی صنّاعی کا احساس ہوتا ہے۔ اس عالم میں جب کبھی میں کسی پیڑ کی ٹہنی پر ہاتھ رکھتی ہوں تو چڑیا کی میٹھی آواز میرے کانوں میں گونجنے لگتی ہے۔ اپنی اُنگلیوں کے بیچ جھرنے کے پانی کو بہتے اور اسے محسوس کرتے ہوئے مجھے بے انتہا مسرّت ہوتی ہے۔ بدلتے ہوئے موسم کا سماں میری زندگی میں نئے رنگ اور خوشیاں بھر جاتا ہے۔

کبھی کبھی میرا دل ان سب چیزوں کو دیکھنے کے لیے مچل اُٹھتا ہے۔ اگر مجھے ان چیزوں کو صرف چھونے سے اتنی خوشی ملتی ہے تو ان کی خوبصورتی کو دیکھ کر تو میرا دل باغ باغ ہو جائے گا۔ لیکن جن لوگوں کی آنکھیں ہیں وہ سچ مچ بہت کم دیکھتے ہیں۔ اس دنیا

کے الگ الگ خوبصورت رنگ ان کے احساس کو نہیں چھوتے! انسان اپنی صلاحیتوں کی کبھی قدر نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ اس چیز کی آس لگائے رہتا ہے جو اس کے پاس نہیں ہے۔

یہ کتنے دُکھ کی بات ہے کہ آنکھوں کی نعمت کو لوگ حقیر سمجھتے ہیں۔ جبکہ اس نعمت کے ذریعے زندگی کی خوشیوں کو قوس قزح کی طرح رنگین بنایا جا سکتا ہے۔

ہیلن کیلر کو انسانی فلاح و بہبود کے کاموں سے بڑی دلچسپی تھی۔ انھوں نے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی بقیہ زندگی لوگوں کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ اندھوں اور بہروں کی خدمت کو انھوں نے اپنا نصبُ العین بنا لیا تھا۔ فلاحی کاموں کے لیے انھوں نے دنیا کے پچیس ممالک کا دَورہ کیا اور وہاں کے اندھوں اور بہروں کو راحت پہنچائی۔ ان کی تقریروں سے معذوروں کی ڈھارس بندھتی اور ان کی مایوسی اُمید میں بدل جاتی۔ خدمتِ خلق کے اس مقصد نے دنیا کے بڑے بڑے حکمرانوں کو متاثر کیا اور انھوں نے ہیلن کیلر کو ان کی خدمات کے اعتراف میں کئی اعزازات سے نوازا۔ انھیں امن کے نوبیل انعام سے بھی سرفراز کیا گیا۔ اس انعام کو لینے کے لیے جب وہ گئیں تو ان سے سوال کیا گیا کہ زندگی میں آپ کو سب سے زیادہ متاثر کرنے والی شخصیت کون ہیں؟ ہیلن نے اپنی استانی کا نام بڑی عزّت اور احترام سے لیا۔ استاد اور شاگرد کی یہ جوڑی ساری دنیا میں بے مثال ہے اور جہاں ہیلن کا نام لیا جاتا ہے وہاں این سَلی وان کو بھی یاد کیا جاتا ہے۔

ہیلن کیلر اور این کی دوستی اتنی مشہور ہوئی کہ ان کی زندگی پر بہت سی فلمیں بھی بنائی گئیں۔ آج ہیلن کیلر کے نام پر سیکڑوں فلاحی ادارے ساری دنیا میں معذوروں کی خدمت میں مصروف ہیں۔ ہیلن کی یاد کو زندہ رکھنے کے لیے مختلف ممالک میں ان کے نام کی شاہراہیں بنائی گئی ہیں۔ چوراہوں کو ان کا نام دیا گیا ہے۔ شمالی امریکہ میں ہیلن کے وطن ٹس کمبیا میں ان کا مُجسّمہ نصب کیا گیا ہے۔

گونگے پن کی حالت میں ہتھیلی پر ٹپکنے والے پانی کے قطروں کے احساس سے پہلا لفظ 'پانی' سیکھنے کے بعد مسلسل محنت و مشقت سے اپنے گونگے پن پر فتح پانے والی ہیلن کیلر کا انتقال یکم جون ۱۹۶۸ء کو ہوا۔ اس وقت وہ اٹھاسی برس کی تھیں۔ آخر عمر تک وہ آنکھوں سے اندھی اور کانوں سے بہری رہیں۔ اپنی معذوریوں کے باوجود انھوں نے اندھوں بہروں کی فلاح کے لیے ایسے کام کیے جو تمام ہوش و حواس کے مالک افراد سے بھی ممکن نہیں۔

معنی و اشارات

تحقیق کرنا	–	حقیقت معلوم کرنا
امتیازی	–	اعلیٰ درجے کا
معذوری	–	ایسی کمزوری یا بیماری جو انسان کو مجبور کر دے
ممتاز	–	اعلیٰ درجے کا
عالمی	–	پوری دنیا سے متعلق
عبور حاصل کرنا	–	مکمل مہارت حاصل کرنا
سوانح حیات	–	ایسی کتاب جس میں کسی کی زندگی کے حالات بیان کیے گئے ہوں۔
لمس	–	چھونا
صنّاعی	–	بناوٹ، کاری گری
وقف کر دینا	–	دوسروں کے فائدے کے لیے کوئی چیز دے دینا
نصبُ العین	–	مقصد

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ ہیلن کیلر کے والدین کے نام کیا تھے؟
۲۔ ہیلن کیلر کون سی زبانیں سیکھ گئیں؟
۳۔ ہیلن کیلر نے اپنی کتابیں کون سے حروف کی مدد سے لکھی ہیں؟

مختصر جواب لکھیے :

۱۔ والدین نے ہیلن کیلر کو کس کے حوالے کیا اور کیوں؟
۲۔ ہیلن کیلر نے تعلیم میں کون سی سند لی اور کس عمر میں؟
۳۔ معذوروں کی بھلائی کے لیے ہیلن کیلر نے کیا کام کیے؟
۴۔ ہیلن کیلر کو دنیا نے کس طرح یاد رکھا ہے؟

زورِ قلم

- سبق کے پہلے پیراگراف کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- لکھیے کہ ہیلن کیلر نے قوتِ لمس کو کن حواس کے لیے استعمال کیا؟
- اپنے استاد سے معلوم کیجیے کہ ہیلن کیلر ہندوستان کب آئی تھیں اور یہاں انھوں نے کس سے ملاقات کی تھی۔
- لفظ 'کیلر' ایک یورپی نام ہے۔ اس کا تلفظ 'کے لر' ہے۔ اسے 'کی لر' نہیں پڑھنا چاہیے۔

وسعت میرے بیان کی

سبق کی روشنی میں درج ذیل جملوں کی وضاحت کیجیے۔

۱۔ جن لوگوں کی آنکھیں ہوتی ہیں، وہ بہت کم دیکھتے ہیں۔
۲۔ کیا ممکن ہے کہ کوئی جنگل میں گھنٹا بھر گھومے پھرے اور کوئی خاص چیز نہ دیکھے؟
۳۔ انسان اپنی صلاحیتوں کی کبھی قدر نہیں کرتا۔

بات سے بات چلے

۱۔ ہم کن حواس کی مدد سے اپنے اطراف کو سمجھتے ہیں؟ اِن حواس کے مختلف کاموں کے بارے میں گروہ میں گفتگو کیجیے۔
۲۔ استاد کی اہمیت سے متعلق کوئی واقعہ معلوم کرکے اپنی جماعت میں سنائیے۔

سیر بین

ہیلن کیلر کی زندگی پر بنائی گئی فلم کی سی ڈی حاصل کر کے جماعت میں دیکھیے۔

4CJE5B

سرگرمی / منصوبہ:

ہندوستان کے کن لوگوں کو 'نوبیل پرائز' ملا ہے؟ ان کے نام معلوم کیجیے۔ اس کے لیے آپ انٹرنیٹ کا سہارا لے سکتے ہیں۔

https://archive.org